

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بیسوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ موخر نامہ 27 فروری 2020ء برداشت جمعرات بہ طابق 2 ربیع المرجب 1441 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاءت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	توجه دلاؤٹوں۔	11
4	رخصت کی درخواستیں۔	25
5	<u>غیر سرکاری کارروائی۔</u>	
	مشترکہ قرارداد نمبر 37 میں جانب: جناب ثناء اللہ بلوچ، میر حمل کامٹی، جناب اختر حسین لانگو ارائیں۔	26

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر--- میر عبدالقدوس بزنجو  
 ڈپٹی اپیکر--- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

اسپیشل سیکرٹری اسمبلی--- جناب عبدالحمید سیلاچی  
 ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)--- جناب عبدالرحمن  
 چیف رپورٹر--- جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 فروری 2020ء بروز جمعرات بھطابن 2 رجب المرجب 1441 ہجری، بوقت صبح 11 بجھر 40 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن جوہ، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لَيُسْتَخْلَفَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا  
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيَمَكِّنَ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ  
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ مَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط  
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ ﴿٥٦﴾ وَاقِيمُوا  
الصَّلَاةَ وَاتُّوا الزَّكُوَةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ ﴿٥٧﴾

﴿بارہ نمبر ۱۸ سورۃ النور آیات نمبر ۵۵ اور ۵۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کیئے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ پیچھے حاکم کر دے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو اور جمادے گا ان کے لئے دین ان کا جو پسند کر دیا گا ان کے واسطے اور دے گا ان کو ان کے ڈر کے بد لے میں میری بندگی کریں گے شریک نہ کریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے پیچھے سو ہی لوگ ہیں نافرمان۔ اور قائم رکھنماز اور دیتے رہوں کوڑا اور حکم پر چلو رسول کے تاکہ تم پر رحم ہو۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات۔ جی. جمالی صاحب،

**میر جان محمد خان جمالی:** جناب اسپیکر! کورم کی نشاندہی کرادوں۔ ممبر ز آتے نہیں ہیں۔ گیارہ بجے اجلاس کا ٹائم ہے اور بارہ بجکر بیس منٹ ہو رہے ہیں۔ نہ کابینہ والے نظر آتے ہیں اور نہ ممبر ز نظر آتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔ جان جمالی صاحب! یہ گورنمنٹ کا کام ہے گورنمنٹ اس کو پورا کرے۔

**میر جان محمد خان جمالی:** تو یہ کورم پورا نہیں ہے۔ چاہے گورنمنٹ ہو یا سپر گورنمنٹ ہو۔ کورم پورا کرنا ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نوابزادہ آئے۔ ہیں نوابزادہ سینئر منسٹر نیبیں وہ پورا کریں کورم کو کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب اسپیکر:** جناب شاء اللہ بلوچ: آپ اپنا سوال نمبر 209 دریافت فرمائیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** Question No. 209.

**جناب اسپیکر::** جی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی، C.M. صاحب نے کسی کو nominate کیا ہوگا؟۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** میں خود ہی جواب دے دوں گا، سوال بھی ہم نے کیا ہے جواب بھی ہم دیں گے اس حکومت میں تو، اگر نہیں ہو سکتا ہے، نہیں sir ہم defer بھی نہیں کریں گے sir،

**جناب اسپیکر:** یہ پورے سیشن میں جتنے سوالات ہیں وہ ڈیفر ہوتے گئے ہیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر خوارک و بہود آبادی):** منسٹر ہی available نہیں sir پھر کیسے کریں گے؟

**جناب شاء اللہ بلوچ:** sir اسیں قانون کیا کہتا ہے؟۔

**جناب اسپیکر:** قانون یہ ہے کہ جب منسٹر نہیں ہوگا تو منسٹری جس کے پاس ہو وہ کسی کو اختیار دیں کہ وہ یہ جوابات دیں۔

**وزیر خوارک و بہود آبادی:** surety دی ہے، پھر مطلب مجھے تھوڑی سی قانون کا پتہ ہے۔ اور میں بحث نہیں کر رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب را ہنمائی کریں کہ اس پر قانون کیا کہتا ہے۔۔ (مداخلت۔ آوازیں)۔۔ آواز صحیح نہیں آ رہی ہے آغا صاحب! ما سک ہٹا کربات کریں۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** میں محض اپنے تجربے کی بناء پر بات کر رہا ہوں۔ میں نے تین سال سینٹ چلایا ہے۔ تو وہ کیبنت nominate کرتا ہے اور وزیر کو کہ اس کا جواب دے۔ کبھی ڈیفر نہیں ہوتے ہیں منسٹر نہیں ہونے کی وجہ سے۔ یہ کیبنت کی collective responsibility ہے کہ ان کو جواب ہاؤس میں دیں۔

**جناب اسپیکر:** تو میں نے بھی کہا کہ کس کے پاس منسٹری ہے؟۔ اگر وہ ادھر نہیں ہے تو وہ کسی اور کو ذمہ داری

دیتا ہے۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** ہاں یہ بات صحیح ہے۔

**میر یوسف عزیز زہری:** جناب اسپیکر! ہر پورے سیشن میں جب کبھی سوالات کا موقع آگیا ہے وہ وزیر شارٹ ہو جاتا ہے۔ اس طرح خواہ مخواہ گورنمنٹ کے پیسے ہم کیوں خرچ کرتے ہیں؟ کیوں آتے ہیں؟ کیوں بیٹھتے ہیں؟

**جناب شناع اللہ بلوچ:** یہ جو اہم وزارتیں ہیں، یہ اکثر وزارتیں سی ایم صاحب کے ساتھ ہیں۔ قائد ایوان ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر پھر وہ کہتے ہیں کہ جی اپوزیشن جو ہے خواہ مخواہ کا شور اور غونا کرنی ہے۔ یہ بہت important سوال ہے۔ ایک کروڑ تیرہ لاکھ روپے سی پیک کے ایک چھوٹے سے فنگشن کی مد میں گواہ میں ریلیز ہوئے۔ بغیر کوئی ٹینڈر کے بغیر بی پیپر کے روپ کے ریلیکس کر دیئے گئے۔ سی پیک کے فوائد کم۔ یہ تو اس طرح کے بلوچستان کے کوئی تقریباً ڈیڑھ سے دوارب روپے بلوچستان میں functions پر، سیکورٹی پر، travelling پر، سی پیک کے نام پر خرچ ہوئے۔ سی پیک دینے کی بجائے بلوچستان سے بہت کچھ لے گیا۔ اگر ایسے سوالات کے جوابات دینے کے لئے بھی منشہ صاحب یا منشہ نچارج سی ایم صاحب وہ نہیں ہوتے ہیں تو آپ کیا سمجھتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے یہ دانستہ طور پر ہو رہا ہے کہ مطلب لوگوں تک حقیقت نہ پہنچ۔ بلوچستان میں جو mismanagement ہوئی bad-governance resources کا جس طرح کے بلوچستان کے وسائل کا جس طرح ضایع ہو رہا ہے۔ جس طرح کا ایک systematic-corruption system کی جا رہی ہے۔ ہم نے یہ اپنے دو، چار، پانچ دن کے احتجاج میں یہی بات کر رہے ہیں۔ اور یہی چیزیں مسلسل ہو رہی ہیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر صاحب! یہ question hour ہے۔ آغا صاحب نے راہنمائی کر دی ہے۔ میں اس کا کہتا ہوں Answer taken as read. ابھی آپ ضمنی سوال پر آئیں۔ آپ کر پیش ہماری نہیں دکھائیں۔

**جناب اسپیکر:** ضمنی کیسے کریں، جواب کون دے گا؟

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** آغا صاحب نے آپ کی راہنمائی کر دی۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** آپ خود تھوڑی دیر پہلے کہہ رہے تھے کہ، ”کسی کا اختیار نہیں دیا ہے جواب دینے کے لئے۔“

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** میری عرض سن لیں ناں۔ آپ لوگوں کی طرف سے راہنمائی ہوئی ہے۔ sir میری عرض سن لیں ایک سکینڈ کے لئے آپ۔ آغا صاحب نے کہا کہ یہ ہو رہے ہیں اسپیکر! اس نے کہا کہ متعلقہ وزیر اگر available نہیں ہے۔

جناب اپیکر: اختیار کسی کو دیا ہے یا نہیں؟۔

وزیر خوارک و بہبود آبادی: تو وہ منشی خودا پنی powers delegate کرتا ہے۔ Ok وہ بھی نہیں ہے تو کوئی بھی دے سکتا ہے۔ It is the collective responsibility of the Cabinet.

جناب شاء اللہ بلوچ: ok میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب اپیکر: آپ دیں گے اس کا جواب؟ تیاری ہے؟۔

وزیر خوارک و بہبود آبادی: میں جس حد تک جواب دے سکا، دوں گا۔ جہاں پھنس گیا میں کہوں گا صحیح۔

**☆ 209 شاء اللہ بلوچ رکن اسمبلی:**

کیا وزیر ملازم تھا یہ عمومی نظم و نق از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2016ء میں گوادر میں CPEC سے متعلق ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کانفرنس کیلئے پرمنگ اور پرموشن کے کام M/S Al Subhan سے کروائے گئے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کاموں کے ٹینڈر کن کن اخبارات میں مشہر کیے گئے نیز پرمنگ اور پرموشن کی مدت میں مذکورہ پرمنگ پر لیں کوادا کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر حکومت ملازم تھا یہ عمومی نظم و نق

11/11/2019. The answer of the Assembly Question No.209 is as

under:-

a) Yes, a seminar on prospects of peace and prosperity in Balochistan with particular focus on development of Gwadar Port, CPEC and Costal Cities from 11th to 13th April, 2016 was held in Gwadar. The Projection work of the event i.e.l brochure / booklets, souvenirs, shields, stage banners, stage decoration, publicity material, display of posters / banners in English & Urdu, billboard, standees and promotion materials was carried out by Al-Subhan Business and Graphics Quetta.

b) Due to shortage of time the contract was awarded under rule

51(c) (iii) of B-PPRA 2014 without publication of the NIT/Tender in the newspapers with prior approval of the competent authority (i.e. Chief Minister Balochistan) by declaring urgency and accordingly the said work was carried out by Al-Subhan Business and Graphics Quetta for an amount of Rs.11,390,461/-

Sd/-

(MUHAMMAD AFZAL)

Section Officer (B&A),

S&GAD.

**جناب شاء اللہ بلوچ:** نہیں ایک منٹ ، میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سوالات جو ہیں --- (مداخلت۔ مائیک بند)۔

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قاائد حزب اختلاف):** advertisement کے اتنے زیادہ پیسے گئے ہیں غلط ہے کہ صحیح ہے؟

**جناب شاء اللہ بلوچ:** میں ضمنی سوال پر آتا ہوں۔

**جناب اپیکر:** جی شاء بلوچ صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** sir اس میں جواب دیا گیا ہے Question No.209 کا۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک کروڑ تیرہ لاکھوںے ہزار روپے۔ کیونکہ اچانک ایک جنی میں تادیا گیا کہ ایک سمینار جو ہے وہ prospects with the context of peace and prosperity in Balochistan کو خوشحالی اور امن بلوچستان میں سے گیارہ اور تیرہ اپریل 2016ء special context of Gwader Port. میں ہونا تھا۔ لہذا اتنی جلد بازی میں یہ چیز طے پایا کہ اس میں انہوں نے تمام rules and regulations کے requirements کے procurements کے requirements ہیں۔ (مداخلت)۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے۔ مجھے جناب! یہ تمام ڈاکٹریٹس جس دن فیڈرل گورنمنٹ نے یہ کہا۔ کیونکہ یہ وفاق نے کروایا۔ جس دن سے وفاق نے مجھے تمام تر documentations اس ایوان کو چاہیے کہ جس دن یہ خط آیا کہ یہ اجلاس کرنا ہے۔ کتنے دن کا عرصہ رہ گیا تھا؟ کیوں emergency decisions لی گئی؟۔ چیف منٹری کی وہ سری جس پر relaxation ہوئی۔ یہ تمام

تر معلومات، مجھے ایک letter نہیں چاہیے۔ یہ تمام تر معلومات اس ایوان کی سپرد کی جائے۔ کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ پی اے سی کے سپرد کی جائے۔ کیونکہ یہ سوال PAC میں ہی آیا تھا۔ یہ میں audit General نے اس کا نوٹس لیا تھا کہ بلوچستان میں اس طرح کے جو واقعات ہوئے ہیں۔ (مداخلت)۔ سوال یہ ہے مجھے وہ تمام سرکاری ریکارڈ یہاں اس ایوان میں پیش کی جائے۔ جناب اسپیکر آپ بھی اس میں۔

جناب اسپیکر: جی۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** میرے فاضل دوست کہہ رہے ہیں کہ جی مجھے تمام ریکارڈ چاہیے۔ یہی آپ فرماء رہے ہیں ناں آپ اپنا question دیکھ لیں۔ اگر آپ نے اس میں تمام ریکارڈ کا بولا ہوا ہے تو میں اسی ظالم آپ کو دینے کو تیار ہوں۔ آپ کا question ہے آپ پڑھ لیں۔ آپ کا question ہے کہ یہ درست ہے کہ 2016ء میں گوادر میں تی پیک سے متعلق کافنس کا انعقاد کیا گیا۔ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کافنس کے لئے پرنگ اور پر و موشن کے کام M/S Al-Subhan سے کروائے گئے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کاموں کے ٹینڈر زکن کن اخبارات میں مشتمل کئے گئے؟ نیز پرنگ اور پر و موشن کی مدت میں مذکورہ پرنگ پر لیس کو ادا کردہ رقم کی تفصیلات بھی دیجائے۔ ٹھیک ہے؟

جناب شاء اللہ بلوچ: جی ہاں۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** OK۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے یہ سینما رکھا۔

جناب شاء اللہ بلوچ: یہ ایک page ہے۔ اس میں تفصیل کہاں ہے؟

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** جی۔ آپ مجھے تھوڑا سا عرض کرنے دیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ تمام روذر۔ قانون کہتا ہے کہ پیپرا کو بائی پاس کرنے کے لئے emergency nature پر کسی بھی کام میں ایک نہیں کہ گوادر کے سلسلے میں ہوتا ہے۔ بہت ساری چیزوں میں ایک جنسی نہ پر میں ایک روول ہے پیپرا کا۔ (c) 51- اسکا کلاز 3 ہے۔ اس میں یہ کہتا ہے کہ چونکہ پیپرا آپ نے کم از کم ایک مہینہ پہلے advertise کرنا پڑتا ہے۔ ٹینڈر دینا پڑتا ہے۔ ٹینڈر منگوانے پڑتے ہیں۔ لیکن یہاں (3) 51-c کے تحت کسی بھی کام کا۔ جیسے ابھی Safe City Quetta کا کیا ہم نے۔ ہم نے اسی طریقے سے بہت سارے ہوتے ہیں کہ ایک کافنس جس میں چیزیں میں سینٹ بھی آیا ہے۔ فوراً delegate ہم نے بلاۓ۔ ہم نے اس کو خوبصورت arrangement کے لئے اس کی تشریف بھی کی۔ لازمی تشویہ کرنی پڑتی ہے۔ تو اس میں سفیر حضرات بھی آئے۔ دیکھیں ایک misperception یا ایک کروڑ، سوا کروڑ روپے اگر ہم نے خرچ کیئے۔ ہم نے ذاتی کسی چیز کے لئے نہیں کیئے۔ اس میں ہمارے چیف منٹر

کی کوئی فوٹو ہم نے نہیں بنانے۔ ہم نے کہا کہ بلوچستان کے بارے میں جو misperception بنی ہوئی ہے کہ جی وہاں پر پتہ نہیں آپ جائیں تو صحیح کو جو اٹھے گا ان کا ناشتہ دوآدمی کا ہو جائیگا۔ دوپہر کو چھاؤ میں اور بارہ آدمی رات کو ڈنر میں۔ ہم وہ چیز ختم کر رہے ہیں۔ یہ تو آپ ہمیں appreciate کریں کہ ہم لوگوں کو متوجہ کر رہے ہیں کہ جی آئیں بلوچستان میں امن ہے۔ بلوچستان کی خوبصورت سرزی میں آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ اس کے خوبصورت ساحل آپ کا انتظار کر رہے ہے۔ یہاں پر آئیں۔۔۔ (مداخلت)۔ مجھے بات کرنے دیں ناں جی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** مجھے تفصیل کے ساتھ جواب اس ہاؤس میں چاہیے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** تفصیلات ہم آپ کو دیں گے۔ آپ fresh-question لے آئیں کہ جی کونسے کونسے تفصیلات آپ کو چاہیے۔ ہم آپ کو provide کرنے کو ایک ایک documents، یہ کوئی secret documents نہیں ہیں۔ یہ ٹینڈر ہوا ہے۔

**جناب اختر حسین لانگو:** پھر آپ دے کیوں نہیں رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** میں جناب مختصر آدوبارہ۔ آپ ایسا کریں کہ آپ جناب والا! ایک روکنگ دے دیں کہ اگلے اجلاس میں تمام تر تفصیلات۔ یہ اگلے اجلاس میں میرے سوالوں کے جوابات دیں کیونکہ میں نے تفصیل لکھا ہوا ہے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** Yes، جی میں agree ہوں۔

**جناب اسپیکر:** اگر آپ agree ہیں اگلی دفعہ جواب دیں گے آپ۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** commit کرتا ہوں کہ آپ کو جو detail چاہیے آپ ایک fresh question کی صورت میں بھیجیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** تمام ریکارڈ چاہیے شکریہ۔ next question۔

**جناب اسپیکر:** کہہ دیا اس نے کہ میں پہنچا دوں گا۔ وہ تفصیلات دے رہے ہیں اگلے سیشن میں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جناب میری عرض سن لے اس میں تفصیل لکھا ہوا ہے۔ تفصیل ہم نے دے دی کہ یہ یہ ہوا۔ یہ مالکیں ہم سے کہ کیا مانگتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔ تو اور کیا تفصیل چاہیے آپ کو؟ تفصیل ابھی ضمنی سوال میں مانگ رہا ہے۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** جناب اسپیکر! شاء صاحب نے یہ کہا کہ یہ ایر جنسی میں کیوں ہوا؟۔ تو انہوں نے کہا کہ اتنی جلدی میں ہوئے۔ ایک تور وانی میں سردار صاحب نے یہ کہہ دیا کہ اس کے لیے بہت publicity کرنی پڑ رہی تھی اس لیے اخراجات ہوئے۔ اب publicity کے لیے تو ظاہم ہے لیکن ٹینڈر کے لیے ظاہم نہیں ہے۔ ایک تو یہ

introduction ہے دوسرا وہ لیٹر جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** آغا صاحب آپ خود انجینئر رہے ہو آپ کو پتہ ہے کہ کیا طریقہ کارہوتا ہے۔  
**انجینئر سید محمد فضل آغا:** میری گزارش سن لیں آپ سردار صاحب۔ میر گزارش یہ ہے پیچے جو لیٹر لگا ہوا ہے وہ rule relax کرنے کے لیے چیف منٹر صاحب نے لیٹر دیا ہے کہ آپ اپنا روندز کو over-rule کر کے یہ کر سکتے ہیں یہ اپنی جگہ پر۔ تیسری بات یہ ہے کہ ثناء صاحب نے اس اخراجات کی تفصیل مانگی ہیں جو کہ اس question کے ساتھ لگنی نہیں ہیں۔ اب یہ fresh question کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ question already تفصیل کا ہو چکا ہے ان تفصیل دینی ہے وہ اب دینتے ہیں یادوں سے سیشن میں دیتے ہیں یہ ان کی مرضی ہے، شکر یہ۔

**جناب اپیکر:** جی شکر یہ میرے خیال میں سارے سوالات کی اگلی دفعہ پھر تیاری کر کے آجائو۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** آغا صاحب! دیکھیں۔ اس پر بھی میں پابند ہوں۔ اخراجات کی مدعات میں پرتنگ پر لیں کو جو ادائیگی کی گئی ہیں وہ کس کس میں ہم تفصیلات دینے کو تیار ہے۔

**جناب اپیکر:** میرے خیال میں questions کی تیاری کر لیں۔ نوابزادہ صاحب! آپ مہربانی کریں کیونکہ cabinet میں یہ چیز بھی آپ لوگ discuss کریں کہ کوئی بھی منٹر کہ جس کے questions ہیں اگر وہ available ہیں نہیں ہوتا ہے تو کسی اور کو یہ ذمہ داری دیں۔ کسی پارلیمانی سیکرٹری کو یا کسی منٹر کو تاکہ وہ بھی تیاری کریں اور چیزیں آگے بڑھیں۔ اس پورے سیشن میں یہی ہو رہا ہے کہ منٹر موجود نہیں ہوتے یا چھٹی کی درخواست دے دیتے ہیں۔ تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ اجلاس بلانے کا پھر فائدہ ہی نہیں ہوتا ہے کہ اجلاس ہم بلارہے ہیں اور اس کو آگے نہیں چلا سکتے۔

**نوابزادہ طارق مکسی (وزیر آپا شی و بر قیات):** انشاء اللہ تعالیٰ اپنی next cabinet میں یہ issue میں raise کروں گا۔ اور اس کا procedure بھی ویسے یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی minister موجود نہیں ہوتا تو وہ پہلے inform کر دیتا ہے کہ میں سیشن کے لیے available ہوں گا۔ تو وہ questions کسی اور منٹر کو دیتے جاتے ہیں اور اس کو بریف کیا جاتا ہے کہ وہ اس سوالات کے answers جو ہیں وہ منٹر دیں۔ تو یہ انشاء اللہ اس process کو ہم کوشش کریں گے کہ next session سے یہ مشکلات درپیش نہ ہوں۔

**جناب اپیکر:** جی شکر یہ نوابزادہ صاحب۔ ایک اور وہ جو آپ سے request کی تھی کہ یہ اسمبلی میں ماہیک ہیں اور ان کے جو معاملات ہیں ڈیڑھ سال سے pending میں پڑے ہوئے ہیں آپ نے اس کے لیے کیا کیا؟

**صوبائی وزیر:** یہ جی ہم نے پرسوں discuss کی اور وہ approval اس کی C.M. صاحب نے دے دی۔  
**جناب اپیکر:** جی شکریہ۔ جتنے S&GAD کے questions ہیں وہ next session کے لیے defer کرتے ہیں۔ صنعت و حرفت والے سوال کا جواب وہ بھی نہیں آیا ہے۔۔۔ (مداخلت)۔ ہاں تیاری نہیں ہے ایسا۔ اُس بیچارے کا کیا قصور۔

**وزیر خوراک و بہود آپادی:** آگے question کر دو اگر کوئی ضمنی بتتا ہے۔ وہ بھارت کمپنی کے طیارے تھے سر 2008ء سے مانگی ہیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** آپ بیٹھیں بھائی۔

**وزیر خوراک و بہود آپادی:** تو میں بیٹھنے کو تیار ہوں آغا صاحب نے مجھے پابند کر دیا۔

**جناب اپیکر:** جی نوابزادہ صاحب۔

**وزیر آپاشی و برقيات:** میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہو گا کہ یہ question answer next session لیے آپ defer کر دیں۔ اور جب تک ہم cabinet میں بھی یہ issue میں گئے اور ہم کوشش کریں گے کہ proper procedure کو adopt کیا جائے اور assembly میں دیے جائیں۔

**جناب اپیکر:** جی مہربانی نوابزادہ صاحب۔ یہ بہتر ہے میرے خیال میں۔ وقفہ سوالات ختم۔  
**توجہ دلاؤ نوٹس:** جناب شاء اللہ بلوچ صاحب اپنی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت کریں۔ وزیر صحت بھی نہیں ہے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب اپیکر۔ صوبے میں کینسر کے مرض کے کیسر کے تشویشاں کا حد تک بڑھ جانا۔ کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کینسر کا مرض تشویشاں کا حد بڑھ گیا ہے؟ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہیں تو حکومت نے اب تک کینسر کے وجوہات جانے، روک تھام اور مکمل علاج و معالجے کی سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟ نیز 100 فیصد کینسر کی تشخیص و علاج و معالجے کے سہولیات کو کب تک ممکن بنایا جائیگا؟ تفصیل فراہم کریں۔ بہت ہی اہم موضوع ہے ہم سمجھیں کہ شاید حکومت کوئی موجود ہو گا تو اس پر ہمارے توجہ دلاؤ کا جواب دیں گے۔

**جناب اپیکر:** جی پھر بھی اس کا ویسے آیا تو ہے جواب۔ آپ کے ٹیبل پر پڑا ہوا ہے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** sir میں دوبارہ یہی کہہ رہا ہوں کہ سوال بھی ہم کریں گے اور جواب بھی ہم دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں ابھی تو آپ کے پاس ہے جواب پہنچا ہوا ہے اس کا۔

**میر اسد اللہ بلوچ (وزیر سماجی بہبود):** جناب اسپیکر! اس میں ایک پیراگراف میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے عوامی endowment fund کو کینسر کو deal کر رہا ہے۔ ثناء صاحب کو جواب تولی چکا ہے۔ تو اس حوالے سے اگر میں کچھ بولوں اس سلسلے میں تو۔

**جناب اسپیکر:** اس میں جو آپ کوئی بل ہوا ہے جواب۔ اس پر مطمئن نہیں ہیں؟۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب اسپیکر۔ میں صرف، دیکھیں یہ اسمبلی، یہ فورم پر ہمیشہ یہی بات کرتے چلے آ رہے ہیں کہ جب ہم اس طرح کے موضوعات سامنے لے آتے ہیں تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر حکومت کے پاس کوئی clear policy guidelines نہیں ہیں۔ بلوچستان میں بڑھتے ہوئے آفات، حادثات، بیماریاں اور بالخصوص کینسر ایسا مرض بن گیا ہے کرونا تو ابھی ہمارے صوبے میں شاید، اللہ کرے کہ بھی نہیں آئے، پاکستان میں بھی نہ آئے لیکن آ گیا۔ ٹھیک ہے دعاوں سے ساری صیبت ٹل جاتی ہیں لیکن اگر کوئی چیز ٹلنے میں کسی گلہ پر آ جائیں تو اچھی حکمرانی، بہتر حکمت عملی اور پالیسی کے تحت جو ہیں آپ چیزوں کو manage کر سکتے ہیں۔ یہ میرے پاس جناب والا! خود صوبائی حکومت کے ڈاکٹرز اہل صاحب کی روپورٹ جو ہے وہ آئی تھی آج سے کوئی ایک مہینہ پہلے انہوں نے پریس کا انفرس کی جس میں کہا گیا کہ بلوچستان میں سالانہ 12 ہزار افراد کینسر کے مرض کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور کینسر کی صورتحال کیا ہے جناب والا۔ میں آپ کو بتاؤں کہ بلوچستان وہ بدجنت صوبہ ہے جہاں پر کینسر کا ایک وہ جو سینار کا پرانا ایک چھوٹی سی infrastructure یا facility یا establishment کیسہولت ہے اس کے علاوہ بلوچستان میں کوئی کینسر کی facility کسی بھی حکومت نے نہیں بنائی۔ بدستی سے ہم صرف اس دوستوں کو، اس حکومت کو موردا نہیں ٹھہرانا چاہتے۔ لگلت بلستان میں جناب والا! ایک اور بلوچستان میں سینار کا ایک۔ جب کہ اسلام آباد میں 5 کے پی کے میں 7 اور پنجاب میں 7 اور سندھ میں 7 جو ہیں بڑے، اعلیٰ پائے کے international standerds کے کینسر ہسپتال اور کینسر کی facility جو ہیں research کی اور ان کی تشخیص کی اور ان کے علاج کے سہولیات جو موجود ہیں۔ میں ایک چھوٹی سی جناب اس اسمبلی میں۔ کیونکہ ہمارے پاس اور فورم نہیں ہے۔ بار بار ہمیں اس دن بھی جو سی ایم صاحب نے کوئی 33 منٹ کی تقریر کی ہے۔ ہمارے ہی تقریباً اشارہ کرتے ہوئے میری طرف کہ جی وہ ساری چیزیں لے آتے ہیں search کرتے ہیں پہنچ نہیں ان کے پاس کوئی فوج ہیں بر گیڈ ہیں۔ یہ دوبارہ یہ DAWN کی 5 فروری کی خبر ہے جناب والا۔ کیونکہ جب کینسر کا دن ہونے والا تھا، WHO کی، کہ 81 percent jump in cancer cases for

poorer countries یعنی 81 فیصد جو ہیں کینسر کے امراض میں اضافہ جو ہیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن جو اقوام متعدد کا ادارہ ہے، اس نے اس کی تشخیص کی ہے۔ اور پھر اس نے اس کو link بھی کی ہے۔ میں صرف یہ کہ کینسر ایک آخری stage ہیں جب بہت سی بڑی بیماریاں جب مل جاتی ہیں تو پھر جب ان کا صحیح علاج نہیں ہوتا تو وہ کینسر بن جاتا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ جناب والا یہ بالکل WHO clearly نے لکھا ہے اُس نے لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ refer کیا جائے اچھی جگہوں پر۔ یعنی ان کو and referral system detected earlier، treated effectively and cure. تو مسئلہ پھر کیا آیا۔ آج سے میں نے جو 10 دن پہلے جو کو رو نا پر چار دن پہلے ہم بات کر رہے تھے کہ ہمارے پاس BHUs ہمارے ہسپتاں والوں میں early detection system کا کہتے ہیں کہ ہسپتال جو کیا کہتے ہیں ہے کل پرسوں پوری اپوزیشن گئی تھی بلوچستان کے اہم سول ہسپتال mother of all Hospitals ہیں۔ جو انگریزوں نے بنایا جس کو تباہ و بر باد ہم نے کر دیا۔ بنایا انہوں نے چھوڑ کر گئے ایک اٹاٹہ ہمارے لیے۔ آج ہم نے اس کو انسانوں کا dustbin بنایا ہے۔ جو بھی انسان بیکار ہم اپنے سوسائٹی میں سمجھتے ہیں بیمار ہے۔ جس کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ دولت نہیں ہے۔ کئی باہر کے ہسپتال میں نہیں جا سکتا وہ ایک قسم کا بلوچستان میں ہمارے غریب المرض انسانوں کا dustbin بن چکا ہے۔ کچھ رہ دان بن چکا ہے۔ ہم گئے ہر مریض کے ہاتھ میں ایک پرچی تھی 50 سے 60 ہزار روپے کی باہر سے لیبارٹری سے اپنا انہوں نے تشخیص کر دیا تھا۔ آپ کی جو جتنے کینسر کی مرض بلوچستان میں بڑھ رہے ہیں اس کی تعداد اس کی بنیادی وجہ یہ ہیں آپ کے پاس ہسپتاں والوں میں، لیبارٹریوں میں Health BHUs کا total infrastructure ہے۔ بالکل اس وقت depleted ہیں۔ میری جناب والا ایک مشورہ آپ کے ساتھ ہیں۔ میرا صرف آپ کو ایک suggestion کر گیا ہے۔ آپ کے تو سط سے حکومت کا تو کوئی نظر بھی نہیں میٹھا ہے۔ اسد صاحب ہمارے لیے قابل احترام ہے۔ ایک پروگرام انہوں نے شروع کی 3 ارب روپے سے۔ ہم جو ہیں کینسر کے مریضوں کو کچھ تھوڑا بہت خرچہ دیتے ہیں بہت difficult process ہیں۔ میں تو خاران گیا ہوں، ایسے میرے پاس مریض آتے ہیں جن کے پاس اللہ جانتا ہے کہ کراچی میں جا کر وہ جو کہتے ہیں کہ نا انہوں نے ایک سسٹم رکھا ہوا ہے کہ آپ جائیں وہاں سے پہلے اپنا تشخیص کروائیں۔ اس ڈاکٹر سے ٹیکٹ کروائیں۔ اگر آپ کا کینسر positive ہے اس کے بعد وہ آپ کو estimate دے گا۔ اس process کے لیے 60 سے 70 ہزار روپے چاہیے ہوتے ہیں even estimate کروانے کے لیے، یہ

بلوچستان میں ہی ہونا چاہیے تھا free میں تاکہ کم از کم وہ بیچارہ اگر کراچی جاتا ہے estimate کے process آتا ہے اتنے میں ساٹھ، ستر ہزار اس کے پاس ہوتے تو گھر سے نہیں نکل سکتے۔ وہ process میں flaws ہیں تھوڑے سے defects ہیں اچھی کوشش ہے۔ کہ اگر ہمارے پاس Hospital نہیں ہے تو کم از کم کچھ نہ کچھ۔ میرا یہ مشورہ ہے جناب والا۔ پھر دوسری بات ابھی کچھ دنوں سے سی ایم صاحب یہاں پر بار بار اپنی تقریروں میں بلکہ ہمارے دوست گئے تھے ملک نصیر شاہوں صاحب، اصغر صاحب، ملک صاحب سب گئے تھے کہ جی بلوچستان میں پہلے کینسر ہسپتال کا افتتاح ہونے جا رہا ہے۔ یا آج حکومت نے خود اپنے جواب میں یہ بات کہہ دی کہ وہ ہسپتال نہیں بلاک ہیں۔ یہ میں نے جواب تیار نہیں کی جناب والا۔ پھر کہیں گے ثناء صاحب ہمارے چیزوں کو جو ہیں تروڑ مردوڑ کر پیش کرتے ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے)۔ جواب میں آپ پڑھیں جو کہ غریب اور ضرورت مندرجہ یضھوں کی علاج معالجے کے لیے شوکت خانم ہسپتال۔ فراہم کریں مزید برائے حکومت نے پہلا کینسر بلاک۔ یہ میں نے جواب تیار نہیں کیا دوبارہ کہہ رہا ہوں۔ آپ کے پاس بھی ہے پڑھ لیں۔ حکومت کے پاس بھی ہے۔ پہلا کینسر بلاک کا سنگ بنیاد شیخ خلیفہ بن زید ہسپتال میں 1557 میلین سے جو ہیں اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ ڈیک بلاک ہی ہو۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اس کا نام ہسپتال یہ لوگ نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں ڈری یہ ہے کہ بلوچستان میں جس ستر فقاری سے چیزیں ہو رہی ہیں ایک سولہ سترہ مہینے میں ہماری frustration جو ہیں اس ستر فقاری سے بلوچستان میں کینسر بڑھے گا۔ بلوچستان میں کرونا بڑھے گا۔ بلوچستان میں زچگی اور بچگی کے دوران ہماری ماوں، بہنوں کی جو اموات ہیں وہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ پھر کسی کی شرح اموات ہیں وہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہمارے بی ایم ہسپتال کے سارے students وغیرہ وہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ احتجاج پر لگے ہوئے ہیں۔ ہسپتالیں بند پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے Health کو ایک emergency level کا ایک National issue پر ایک issue کے طور پر اٹھانا ہو گا۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ اس حکومت کا مسئلہ نہیں ہے ہم بیٹھنے کے لیے تیار ہیں۔ ان کے ساتھ بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہماری یہ جو 3 سے 4 ارب روپے social welfare کی طرف سے یا کہیں اور مدد میں لگ رہے ہیں اس سے ہم اپنے ہاں ایک بہت ہی اعلیٰ قسم کا system establish کر سکتے ہیں۔ سینا ہسپتال میں جوانا کا ہے، ان کو upgraded یا کچھ پیسے دیدیں۔ جو لوگ کراچی نہیں جاسکتے یا لا ہو رہیں جاسکتے۔ کیونکہ آپ جب پسیے دیتے ہیں مریض کو وہ account میں جاتے ہیں تو وہ صرف ڈاکٹر کے کمرے کے، medicin کے اور اس کی اپنے وہ کیا کہتے ہیں کہ اس کے جو consultancy feeses ہوتی ہیں مشاورت کی اس کی فیس ہوتی ہیں۔ اس میں اس غریب مریض کا ہوٹل، اس کا کھانا کراچی کی transportation یہ کچھ بھی شامل نہیں ہوتی

اور بلوچستان کا کوئی مریض اللہ جانتا ہے کہ afford نہیں کر سکتا۔ ایک تو یہ ہے کہ جس گھر میں ایک سے دو مریض ہو گئے وہ گھر ویسے ہی قرض دار ہو جاتا ہے بلوچستان میں۔ آپ کو اس پر ہمارے ساتھ نہ ہم نے ان کو کہا۔ نہ کسی نے مشاورت کی نہ پیٹھیں اچھا تھا be may نیتی سے آپ نے کی ہیں۔ لیکن اس کے flaws اور اس کے اندر خامیوں کو آپ کو مد نظر رکھنا پڑے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کینسر کا جو بلاک ہیں یہ 8 سال میں بھی تغیر نہیں ہو گا جناب والا! میں آپ کو ایمانداری سے بتاتا ہوں جس سمت رفتاری سے بلوچستان میں پانچ پانچ، چھ چھ سال سے میدیکل کالج خپدار کام رکھا ہوا ہے کوئی PD آپ اس میں تعینات نہیں کر سکے۔ آپ کا الجر نہیں بن سکتے۔ آپ اسکوں نہیں بن سکتے سات، سات under construction سے cadet colleges ہیں Hospitals under construction یہ بلاک 8 سال کے بعد بھی ہو سکتا ہے کہ اگلے اسمبلی میں ہم نہیں ہوں۔ ہمیں اتنا خوش نہیں کاش کار بھی نہیں ہے کہ اگلے حکومت میں بھی ہم ہوں گے۔ لیکن میں آپ کو کہوں گا کہ جو یہ کمربے ثبوت کے طور پر یونٹ کر لیں کہ یہ بلاک 8 سال میں بھی نہیں بنے گا۔ آپ کو بلاک بنانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ آپ کو پیسہ مٹی پر، سیمنٹ پر خرچ نہیں کرنے چاہیے۔ میں نے سی ایم صاحب کو اس دن جو کہا وہ کہتا ہے کہ جی یہ تو اچھی بات ہے کہ 70 فیصد کا سیمنٹ لگ رہا ہے۔ بھائی بلوچستان کو سیمنٹ بلڈنگ کی ضرورت نہیں۔ یہی پیسہ ہم 6 مہینے میں cancer buildings ہیں۔ ہمارے پاس Hospital establishment کر سکتے ہیں۔ بلوچستان میں ہمارے پاس facilities ہیں۔ ہمارے پاس کمرے ہیں۔ ہمارے پاس will کی بات ہے لوگوں کو facilities چاہیے۔ آپ کو کمرہ بنانے میں، بلاک بنانے میں 7 سال لگیں گے وہ پلان میں نے خود نکال کر دیکھا ہے جو construction plan ہے ساڑھے چار سال میں complete ہو گا۔ ڈیڑھ سال میں اس کی مشینری آئیں گے۔ 7 سال بعد بلوچستان میں کینسر کی مریضوں کی تعداد کتنے تک بڑھیں گے؟۔ آپ خود اندازہ لگائیں۔ اسی بات پر ہمارا جھگڑا ہے جو visionary leadership ہوتی ہے وہ اسی system کے اندر immediate response کرتا ہے۔ وہ بہت جلدی سے جو ہیں لوگوں کو جو ہیں خدمت کا موقع دیتا ہے۔ وہ لوگوں کے مسائل حل کرتا ہے وہ کینسر کے مریض کو اپنے شہر سے اپنے صوبے سے باہر جانے پر مجبور نہیں کرتا ہے۔ جناب اپنیکر! میری یہی آپ سے گزارش ہے کہ اس کو ایک قومی مسئلے کے طور پر لے کر آپ ان تمام ڈاکٹروں کو بلائیں۔ ہم بالخصوص اسد صاحب کے مشکور ہیں۔ ٹھیک ہے انہوں ہے ایک پروگرام شروع کیا ہے وہ پیٹھیں سب پیٹھیں۔ ہم دیکھیں اگر ہم کینسر پر 4 سے 5 ارب روپے PSDP میں ہم نے ڈالا ہے آیا یہ بلوچستان میں کینسر کے تدارک کا باعث بن

رہا ہے یا نہیں بن رہا ہے۔ تاکہ اس کا کم از کم تدارک ہو سکیں۔ شکریہ جناب اپنیکر۔

**جناب اپنیکر:** جی شکریہ میرا سد بلوچ صاحب۔

**وزیر سماجی بہبود:** شکریہ جناب اپنیکر صاحب۔ ثناء صاحب وقتاً فوقتاً بلوچستان کے مختلف issues پر مشغول اسالت لے کر آتے ہیں۔

**جناب اپنیکر:** تھوڑی مجبوری ہے کہ آواز تھوڑا اوپر کر دیں۔

**وزیر سماجی بہبود:** اور انکی ذمہ داری ہے ظاہر ہے اپوزیشن میں ہیں چیزوں کی نشاندہی کریں۔ بلکہ ثناء صاحب کے ساتھی جو اپوزیشن بیٹھے ہوئے ہیں وقتاً فوقتاً وہ question کرتے ہیں۔ ٹریشوری پیچھر کی ذمہ داری ہے کہ وہ تیاری کر کے انکے جوابات دے دیں۔ ہماری ذمہ داری ہے اس وقت۔ اخلاقی، قومی اور جس منصب پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے حلف لیا ہے۔ ہماری ذمہ داری بُنْتی ہے کہ ہم انکے جوابات دے دیں۔ یہی روایات ہے ایک پارلیمان کا۔ یہ سُسٹم ہے۔ آپ کو اسکو تعاون کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ ہمیں بھی تعاون کرنا ہے۔ انکو بھی تعاون کرنا ہے۔ بلوچستان میں ایک بہتر image لیکر اپنے عوام کو، اپنے لوگوں کو مطمئن کر دیں۔ جناب اپنیکر صاحب! اس میں ایک پیراگراف، پیچ کا ذکر کرنا indicate وہ سوچ ویفیسر کے حوالے سے آتا ہے۔ جب ہم نے محسوس کیا یہاں کہ ایک پسمندہ صوبہ ہے۔ جہاں سے معاشرتی، سماجی ہماری ایسی حالت ہے۔ ہم چیزوں کو اس حد تک نہیں لے جاسکتے ہیں یا ہماری اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اتنے بڑے بڑے بیاریوں کا مقابلہ کر سکیں۔ حکومت بلوچستان نے جو محسوس کیا ہم ایک عوامی ڈولپمنٹ فنڈ لانچ کی۔ جس میں سات امراض کے علاج ہم کر رہے ہیں اس میں Kidney Transplant، Liver Transplant، simple interest کیneser کے مریض ہیں۔ ہارث کے مریض ہیں۔

تحصیلیں میا کی مریض ہیں۔ ہر ہمینہ ایک ہمارا مینگ ہوتا ہے۔ تین سے چار ارب روپے seed-money کے طور پر ہم نے رکھے ہیں۔ اس کے جو interest آتے ہے۔ اس سے ہم لوگوں کو پیسے دیتے ہیں۔ سی اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ ایک فارم ہے وہ ہم بھرتے ہیں۔ ہم نے ابھی تک پانچ سو، چھ سو مریضوں کا علاج کیا ہے۔ جیسے مریض جنکے پاس جیسے ثناء کہہ رہے ہیں، صحیح کہہ رہے ہیں، دس ہزار روپے بھی نہیں تھے۔ ان لوگوں کو ستر سے اسی لاکھ روپے ہم نے دیتے۔ اشفاء میں انہوں نے Liver Transplant کیئے۔ واپسی پر آئے میرے کمرے میں روتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کیں کیں۔ میرے لیئے نہیں اس حکومت کیلئے، بلوچستان کے عوام کیلئے، سب کیلئے۔ کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جو ہمارے بس میں ہے، ہی نہیں۔ ہم یہاں جب کھڑے ہو کر صحیح عوام کیلئے، ہم سن رہے ہیں لوگ۔ اس کمرے کے اندر ہم بند نہیں ہیں۔ ہمیں لوگ سن رہے ہیں۔

اس وقت کینسر کا علاج world level initial stage پر بھی جو اس پر ہوتا ہے تو کر سکتے ہیں۔ دوسری، تیسرا،

جب فور تھا اسٹچ پر آئیگا تو پھر وہ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اس دنیا کا سب سے طاقتور ملک کا سربراہ امریکہ کا صدر ریگن کینسر کا مريض تھا وہ مر گیا۔ برطانیہ کا شاہی خاندان کے دلوگ لے کے patient تھے، جو کینسر کے

تھے، وہ مر گئے۔ کچھ ایسی چیزوں ہوتیں ہیں جو میدیکل سائنس کسی جگہ آکر fail ہوتی ہے۔ وہ زبان العالمین کی ایک طاقت ہے۔ ہماری اپنی کوشش ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کینسر کی انتہائی ہسپتال کی ضرورت ہے۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ ہمیں گنجائش نہیں ہے اس میں۔ لیکن اگر یہی سوال میرے ساتھی، میرے دوست ہے اپنے تجاویز دے سکتے ہیں انکو۔ نیشنل اسمبلی کے فلور پر یہی توجہ دلاؤ نوؤں بی این پی کے ساتھی اگر وہاں جہاں پر عمران خان وہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ بحیثیت وزیر اعظم۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے پنجاب میں بنایا۔ KPK میں بنایا۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ اُنکے جو ایکشن کا جو manifesto تھا اُس میں یہ شامل تھا کہ بلوچستان میں آئے کہ ہم کینسر ہسپتال بنائیں گے۔ لیکن اس پسمندھ صوبے میں زیادہ ضرورت ہے۔ پنجاب میں بنایا ٹھیک ہے۔ KPK میں بنایا صحیح ہے۔ لیکن بلوچستان کے اس پسمندھ سماج میں ہمیں مل کر یہ گنگڑ فی ہو گی۔ کیونکہ صرف وزیر اعلیٰ جام صاحب کے کہنے پر کہ وہ کر لیں کروں یا شانہ کر لیں، ملکر۔ وہ تجاویز دے دیں۔ جو صحیح تجاویزاً نکے ہو گئے ہمارے سر آنکھوں پر۔ لیکن یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم بلکل غلط ہے اور وہ صحیح ہیں۔ ایک دن میں تو اُس سیشن میں نہیں تھا۔ ثناء میرے، بس میرا دوست ہے مجھے عزیز ہے۔ اُس نے ایک دفعہ کہا کہ مجھے ایک گھنٹہ یہاں وزیر اعلیٰ بنائیں میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ میں سن رہا تھا۔ میرا اگر دل چاہا میں آپ کو ایک مہینہ دوں گا آپ نہیں کر سکتے۔ ایک ہی دن میں پورے بلوچستان کا اگر پسمندگی، یہاریاں، کینسر، سارا سٹم۔ ثناء جان ای جاؤ اگر آپ کے پاس ہے تو اللہ خیر کرے جاؤ لوگا میں بلوچستان کا جو بلکل روشن ہوں گے۔ وہ آئینہ آپ ہمیں دکھادیں۔ دیکھیں جناب اپنیکر صاحب!

**جناب اپنیکر:** شکریہ میر اسد بلوج صاحب۔ جی personal explanation

**جناب ثناء اللہ بلوج:** personal explanation۔ جناب اسد صاحب میرے بھائی، میرے دوست ہیں۔ انہوں نے بات کی۔ چلو بات کینسر سے ہوئی۔ ہماری طرف سے دوبارہ اپوزیشن کے کورٹ میں بال لے آئے۔ یہاں پر ایک دن جب ہم بیٹھے ہوئے تھے اسی ملکی کا اجلاس چل رہا تھا۔ یہاں سے ہمارے دوست اصغر خان صاحب اٹھے۔ انہوں نے آمن و امان کا کہا کہ خراب ہے۔ چون خوب جک بارڈر بند ہے۔ زمرک صاحب اٹھے انہوں نے ایک مسئلے کی نشاندہی کی۔ اسد صاحب اٹھے اسی دن انہوں نے واپڈا کے مسئلے کی نشاندہی کی۔ مجھے وہ دن یاد ہے کہ اپوزیشن سے زیادہ، سب سے زیادہ بلوچستان میں complaints یا شکایتیں ہمارے ٹریئری پنځر کے دوستوں

نے اٹھ کر کیں۔ کسی نے بھلی کی کی۔ کسی نے امن و امان کی کیں۔ کسی نے سڑکوں کی بندش کی کی۔ کسی نے لوگوں کی اٹھانے کی کی۔ کسی نے روزگار کی کی۔ تو میں نے یہی کہا کہ لیڈر شپ کیلئے، مطلب یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ حکومت کے لوگ اٹھ کر اپنے ٹریڈری پنzer ہو کر شکایتیں کرتے ہیں۔ ایک گھنٹے سے میری مراد یہ تھی جو آپ لوگوں کے مسئلے تھے میں ابھی بھی ایک گھنٹے میں حل کر سکتا ہوں کہ اُس دن آپ لوگوں نے نشاندہی کیں۔ میں ابھی بھی وزیر اعلیٰ ہوں۔ وہ جو مسئلے جو آپ لوگوں نے اٹھائے جس دن بھلی کا۔ ایک چیز executive province کا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ ایک گھنٹے میں نصیب اللہ مری صاحب کو نکال سکتے ہیں۔ تو کیا آپ جناب والا! میں آپ کو بتاؤں کہ بلوچستان میں۔۔ (مداخلت)۔ ایک منٹ۔ آپ بلوچستان میں ایک گھنٹے میں وہ فیصلے کر سکتے ہیں جو ہے ڈرڈ والے، کرب والے، مصیبت والے، بلکہ ہونے فیصلے آپ کر سکتے ہیں۔ آپ کو آٹھ سے دس گھنٹے کی کیبنٹ کی میٹنگ کی ضرورت نہیں۔ بلوچستان میں کوئی بھی لیڈر شپ مخلاص آئے۔ یہ شاء اللہ بلوچ کی بات نہیں ہے۔ میں آپ کو حلفیہ طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اس صوبے میں خداوند تبارک و تعالیٰ نے وسائل دیے ہیں۔ دو چیزوں کی کی اس بلوچستان میں ہمیشہ رہی ہے اور شاید رہے گی۔ وہ ہے power。 دوسری بات یعنی confidence۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اتنے خود اعتماد ہے کہ ہم حکومت میں رہ کر ساری چیزیں کریں گے۔ ہم نے انکو کہا کہ یہ مشاورت سے چل سکتا ہے۔ اسی لیے آپ کو ایک گھنٹہ نہیں میں آپ کو اگر ایک صدی بھی دیدوں consultation اس گورنمنٹ کو۔ میں بلوچستان کو حلفیہ کہتا ہوں۔ آپ ہمارے ایک گھنٹے کو چھوڑیں۔ ایک سو سال اس حکومت کو، اس کے کیبنٹ کو اس رفتار سے دے دیں میں آپ کو حلفیہ لکھ کر دیتا ہوں کہ بلوچستان کاشمار دنیا کے بد صورت، بدترین، بھوک و افلas کا شکار کے ملک میں ہو جائیگا۔ انکار رفتار جو ہے وہ پیچھے کی جانب ہے۔ جب اس حکومت کی رفتار، جب یہ یورپ میں چلنے والی حکومت ہے۔ آگے نہیں لے جاسکتے۔ میرے ایک گھنٹے کو ماریں گوئی۔ آپ کو سو سال دیتا ہوں۔ اس رفتار، اس پالیسی اور یہ جوان کے درمیان خود بہت بڑی جو جنگ چل رہی ہے۔ یہ بلوچستان کی تقدیر، میں اسی لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔ (مداخلت)۔

**جناب اسپیکر:** اختر لانگو صاحب! بیٹھ کر بات نہیں کریں please۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** بلوچستان کے مسئلے کو یہ بھی تک سمجھتی نہیں پائے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں جناب والا۔

**جناب اسپیکر:** زمرک خان بیٹھ کر بات نہ کریں مہربانی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر صاحب! بات کو خود کسی اور طرف لے گئے، ہم لے جانا نہیں چاہتے تھے۔

بلوچستان کے تمام آفیسرز ہمارے پاس آتے ہیں۔ تمام انسٹیٹیوشن، خدا واحد شاہد ہے میں صحیح گیا تو آفیسر اپنے کمرے

میں نہیں تھا۔ میں نے بیٹھ کرچاۓ پی۔ میں نے کہا اسکو فون سے ملا۔ میں نے کہا کہ ہڑ ہو؟۔ کہتا ہے سیکرٹریٹ میں ہوں۔ میں نے کہا اب تم سترہ، اٹھا رہ گریڈ کا آدمی سیکرٹریٹ میں کر کیا رہے ہو؟۔ کہتا ہے XXXXXXXX۔  
-XXXXXX-XXXXX-XXXX-XXXXXX-XXXXXXXXXXXX-XXXXXXXX

**جناب اسپیکر:** نہیں اس طرح کی باتیں نہیں کریں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: نہیں جناب والا! اس صوبے میں خدا جانتا ہے۔ کوئی بھی آفیسر ہو۔ وہ کہہ رہے ہیں  
 XXXXXXXXXXXXXXXXX۔ (مداخلت۔ شور۔)۔ میں نام لوں گا۔ ایک کا نام لوں۔ بلوچستان کا ہر آفیسر  
 کہتا ہے کہ XXXXX-XXXXXX-XXXXXX-XXXXXX۔ (مداخلت) کسی وزیر نے آج تک پالیسی  
 اٹھیمنٹ دیا ہے، کسی وزیر نے بلوچستان کے ڈکھر در پربات کی ہے؟۔ کسی وزیر نے بلوچستان کے پیر و زگاری پربات  
 کی ہے؟۔ کسی وزیر نے بلوچستان میں کرونا وائرس پر کہ بلوچستان کے لوگ پھنسنے ہوئے ہیں بات کی  
 ہے؟۔ (مداخلت۔ شور)۔ یہی ہے۔ سارے وزیروں کا کہہ رہا ہوں۔ ایک وزیر ہوتا کوئی بات ہے جناب والا!  
 بلوچستان میں نظام کو اس طرح تباہ و بر باد کر دیا گیا ہے کہ کوئی بھی جو ہے بلوچستان کا آفیسر، آفیشلر سکون سے کام نہیں  
 کر سکتا۔ یہاں پالیسی نہیں ہے۔ XXXXX-XXXXXX-XXXXXX۔ میں نے بلوچستان کے  
 آفیسرز کو روپیں دیں۔ یہ حکومت ڈیڑھ سال تک گدگوں نس کی بات کر رہا تھا میں کو روٹ میں گیا۔

جناب اسپیکر: شاء بلوچ صاحب امک سینئنڈ میری سن لیں۔

**جناب ثناء اللہ پرچ:** میں کورٹ میں گیا چھ سو ملاز میں کوریلیف دلوایا۔ میری بات سنوئیں نے ریلیف دلوایا۔ یہ حکومت ڈیڑھ سال تک good-governance کی بات کر رہا تھا۔ آپ نے تو سارے جو نیرز کیوں بھرتی کئے تھے؟

**انجینئر زمرک خان اچزنی:** میں نہیں بتاؤں گا آپ ہی بتادو۔ کون کون مانگ رہے ہیں۔ سب کا نام لے لو۔  
--(ہدایت شور)

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب اپنے! میں آ رہا ہوں، دیکھیں ہم کینسر پربات کر رہے تھے۔ ہمارے خود دوست اٹھا کر آئے۔۔۔ (مداخلت-شور)

**جناب اپنے!** میرا سد بلوچ سیاسی بندہ ہے اُس نے سارے چیزوں کو divert ہی کر دیا۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** اچھا! میری بات سنیں۔ کیونکہ سیدھی سی بات یہ ہے کہ حکومت کے پاس اس وقت، دیکھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اس وقت میں سے تمیں ارب روپے کی جعلی اسکیمات PSDP میں ہیں۔ ہم کو رٹ بھی گئے ہیں۔۔۔ (مداخلت-شور) میں آ رہا ہوں سردار۔ میں آتا ہوں آپکی طرف۔

**جناب اپنے!** تو آپ لوگ خود violation کی rules کر رہے ہیں۔

**وزیر راعت و کواپریٹو:** یہ تو تقریباً ایک گھنٹے سے بھی کہہ رہے ہے ہیں۔ پھر ہم بھی ایک ایک گھنٹہ بات کریں گے۔

**جناب اپنے!** آپ نے خود کہا کہ اس کا جواب دے دیں۔

**وزیر راعت و کواپریٹو:** ٹھیک ہے۔ وہ بات کریں ہم آرام سے سنتے ہیں۔ پھر ہمیں بھی سن لیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب اپنے! آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ جناب اپنے! میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہائی کورٹ کے حج کی سربراہی میں کمیشن بنائی جائے۔ میں سارے آفیسر ان کو یہ حل斐ہ آپ کہتا ہوں کہ میں اس حج کے سامنے پیش کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اور وہ ایک ایک منٹر کے P.S کا نام لے لیں گے کہ انکے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں کسی ڈیپارٹمنٹ میں، کسی منٹری میں ایک لمحے کے لیے کام نہیں ہو رہا۔ بلوچستان میں آپ مجھے بتائیں ہیلائھ میں گزشتہ ڈریٹھ سال میں، ایک سول ہسپتال میں ایک M.S کتنی دفعہ تبدیل ہوا؟۔ بی ایم سی میں کتنی دفعہ تبدیل ہوا؟۔ آپ اگر یکچھ میں کتنی دفعہ تبدیل ہوئیں۔ کس لیے ہوتے ہیں؟ کوئی کارکردگی کی بیاناد پر ہو رہا ہے کیا؟ یہ کس لیے ہو رہے ہیں ہمیں بھی پتہ ہے۔ آپ کمیشن بنائیں جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کا دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہونا چاہیے۔ بہت ہو گیا بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ۔ ہم اس حج کے سامنے تمام آفیسرز کو قرآن کے اوپر ہاتھ رکھ کر کہہ دیں گے کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کمیشن بنائیں جناب والا! سب کے نام پھر لے لیں گے۔۔۔ (مداخلت-شور)۔

**جناب اپنے!** بس چھوڑ دیں اسکو۔ میرے خیال میں اسکو۔

**سردار عبدالرحمن کھیترن (وزیر خوراک و ہبودا آبادی):** آپ کے کہنے پر کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کی کرسی بھی مجھے دے دیں۔ فناں کی کرسی بھی۔ آپ کی یہ خواہشات پوری نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فلور آف دی ہاؤس میں کہا کہ نام لیتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے نام لیں۔ کوئی بھی شامل نہیں ہے۔ جام کمال ہمارا وزیر اعلیٰ ہے۔ باقی کوئی خواب

دیکھتا ہے تو دیکھتا رہے۔۔۔ (مداخلت۔شور۔)۔

**جناب اسپیکر:** آپ اس کو جھوڑیں۔ جی نواز ازادہ صاحب۔ شکریہ لانگو صاحب۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** یہ پھوٹ نہیں ڈال سکتے جناب عالی۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ ثناء صاحب نے کہا کہ نام لوں گا۔ ابھی کہا کہ ابھی لے رہا ہوں۔ میر بانی کر کے نام لیں۔ XXXXXXXXX-XXXXXXX-XXXXXX-

-XXXXXXX-XXXXXX-

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی نواز ازادہ۔ ایک منٹ۔ بیٹھ کر باشیں نہ کریں please۔

**نواز ازادہ طارق مگسی (وزیر حکومت آپاٹی و بر قیات):** جناب اسپیکر! issue یہ ہے کہ اگر honorable Member یہ کہہ رہے ہیں کہ ministries میں یہ issues ایسے ہو رہے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ میں اس چیز کو میں خود personally میں چیلنج کرتا ہوں، کوئی بھی ثبوت انکے پاس ہوں۔ کمیشن کی بات نہیں ہے۔ یہ خالی ایک ہی ثبوت ہمارے سامنے لے آئیں ہم خود اس کے اوپر ایکشن لیں گے۔ اور اگر ہم اس میں خود قصور و اثبات ہوئے تو سب سے پہلے ہم اسے استغفار دیں گے اور ہم اپنے گھر چلے جائیں گے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! نواز ازادہ کی بات کو میں endorse بھی کرتا ہوں اسکو second بھی کرتا ہوں۔ جناب والا! آپ کے اس فلور پر قائد ایوان صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک CMIT کی رپورٹ اُن کی table پر پڑی ہوئی ہے۔ جناب والا! اُس CMIT کی رپورٹ کو اس اسمبلی میں table کر دیں دو دھکا دو دھکا پانی کا پانی ہو جائے گا۔ وہ اس ایوان کے فلور میں نواز ازادہ صاحب آپ بھی بیٹھے تھے۔ آپ اسمبلی کی ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔ یہاں پر انہوں نے خود کہا جو issue اپوزیشن نے اٹھایا تھا اس میں سی ایم آئی ٹی کو انکو ارٹی دی گئی۔ سی ایم آئی ٹی نے اپنی رپورٹ complete کیا ہوا ہے میرے ٹیبل پر پڑا ہوا ہے۔ اُس میں واقعی گڑ بڑ ہے۔ یہ قائد ایوان صاحب کے اپنے الفاظ ہیں اس ایوان میں۔ آپ ابھی ایوان کی کارروائی نکال لیں۔ ہم اپنی بات نہیں کر رہے ہیں جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** تو اچھی بات ہے اگر وہ غلطی کو مان رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! نہ ہماری کوئی مطالبه ہے، نہ ہماری کوئی بات ہے۔ نہ ہماری کوئی دلیل، نہ ہمارا کوئی معاملہ۔ آپ سن لیں۔ نواز ازادہ صاحب نے کہا کہ ثبوت۔ ہم نہیں دیں گے۔ قائد ایوان صاحب نے اس ایوان کے فلور پر کہا تھا۔ قائد ایوان صاحب کے table پر وہ سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ پڑی ہے۔

☆ بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX کارروائی سے حذف کر دینے گئے۔

وہاں سے سی ایم آئی ٹی کی رپورٹنگ منگوالیں۔ نوابزادہ صاحب! اُس کو اس اسمبلی میں table کر دیں اور کاپینہ میں بیٹھ کے اُس پر decision لے لیں۔ اور جن تمام بے قاعدگیوں کا، ان تمام گڑ بڑوں کا، ان کا سد باب کیسے ہوگا؟۔ ان کے اوپر فیصلے کیا کرنے ہیں؟۔ یہ حکومت خود decide کرے۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں یہ اچھی بات ہے کہ قائد ایوان نے ادھر کہا ہے کہ اس طرح کا ہے۔ تو اُس نے اس چیز پر سی ایم آئی ٹی بھی کیا اور یہ میرے خیال میں رُہی بات نہیں ہے۔ جی انجینئر زمرک خان صاحب۔

**وزیر مکملہ زراعت اور کوآپریٹوں:** اجازت ہے؟

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر مکملہ زراعت اور کوآپریٹوں:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ شنا، صاحب نے یہ جو توجہ دلا و نوٹس پیش کیا تھا۔ یہ نہیں ہے کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جو بات کرتے ہیں چاہے کینسر کے حوالے سے ہو۔ اُسی دن کرونا وائرس تھا وہ رہ گیا ہے۔ ابھی وہ اتنا شدت اختیار کر چکا ہے کہ فیڈرل منسٹر آیا ہوا ہے۔ آج تفتان گئے ہوئے ہیں۔ ہزاروں لوگ ایران میں پھنسے ہوئے ہیں۔ افغانستان کا باڈر ہے۔ مختلف طریقوں سے۔ ابھی کینسر جس طرح ہمارے اسد صاحب نے بہت بہترین طریقے سے اُس نے اس کا جواب دیا۔ بہت زم لجھ میں، سیاسی انداز میں اس نے سارا کچھ ان کو بتا بھی دیا۔ جب کچھ سوال اٹھتے ہیں جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو ان کا جوان کا رُخ کہیں اور چلا جاتا ہے۔ ابھی ایک ابجند اچل رہا ہے۔ تو اُس ابجندے کو complete کر لیں۔ انہوں نے اربوں روپے کا بتایا ہے۔ بہت طریقہ سے کہا۔ کینسر ایک ایسا مرض ہے جو قدرتی کوئی وائرس نہیں ہے جو وہ پھیلتا ہے۔ خاندانی طریقے سے بھی جاتا ہے۔ کبھی بلڈ کینسر ہوتا ہے کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا ہے۔ کبھی بڑیوں کا کینسر ہوتا ہے۔ کبھی پتہ نہیں چلتا۔ جس طرح انہوں نے مثالیں دی ہیں۔ میں اس میں تفصیل میں نہیں جاتا ہوں جتنا گورنمنٹ کا اگر میں کہہ دوں۔ اگر ہم کہتے ہیں تو ہمیں آرام سے سن لیں۔ ہم انکو بھی آرام سے سنتے ہیں۔ وہ ہمیں بھی آرام سے سن لیں۔ ہم نے ہمیشہ ان کی قدر کی ہے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ یہ نہیں بس ابجند ایک طرف ہے جب یہ حل ہو رہا ہے اُنہوں ایک طریقے سے جواب دیا۔ اُنہوں نے ہم لوگوں پر اعتراضات لگائے کہ جی کر پیش ہو رہی ہے۔ فلاں ہو رہا ہے۔ جس طرح ہمارے نوابزادہ صاحب نے کہا۔ کہ یہ نہیں ہے کہ ہم فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم خدا نخواستہ آسمان سے اُتر کے یہاں پر آئے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے ایک نظام ہے ایک سسٹم چل رہا ہے نیچے لیوں پر ہوگا۔ اور سیکرٹری کو پتہ نہیں ہوگا۔ سیکرٹری لیوں پر ہو رہا ہے تو منسٹر کو پتہ نہیں۔ منسٹر لیوں پر ہو رہا ہے تو چیف منسٹر کو پتہ نہیں۔ لیکن ایک سسٹم کے تحت ایک انکو ائری ہوتی ہے، بنتی ہے۔ کوئی بھی انکو ائری ہو چاہے ایجوکیشن میں ہو۔ چاہے ہیئتھ میں ہو یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں ہو۔ تو

گورنمنٹ بیٹھی ہے۔ اپنی کارروائی کر گی۔ آپ تھوڑا سا گورنمنٹ کو ٹائم دے دیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی ایسے اعتراضات ہیں۔ جب ہمارے چیف منسٹر کی تقریر شروع ہو جاتا ہے اپنی چیزیں ختم کر کے یہ نکل جاتے ہیں۔ واک آؤٹ کر کے جاتے ہیں۔ مطلب یہ طریقہ نہیں ہے۔ آپ face کرو۔ آپ ہماری باتوں کو بھی face کرو۔

**جواب اسپیکر:** آپ لوگ تو اپنا کورم پورا کریں نا۔

**وزیر مکملہ زراعت اور کوآپریٹوں:** واک آؤٹ ہے تو کر لیں۔ ہم لوگ تین بندوں پر بھی۔ پہلے آپ کو پتہ ہے آپ ادھر ہے۔ ہم چار، چار بندوں کے بھی، اس کو اپنا بچنڈا اٹھا کر لے جاتے تھے۔ تو یہ کوئی بھی کر سکتا ہے۔ شنا صاحب جو بھی کہتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ آپ ہمیں اچھی تجاویز دے دیں۔ آپ ایک دن میں ٹھیک کر سکتے ہو۔ آپ ایک گھنٹے میں ٹھیک کر سکتے ہو۔ وہ تو ہم نے دیکھا ہوا ہے۔ کچھ چیزیں ہم فلموں میں بھی دیکھتے ہیں۔ کچھ چیز ہم کتابوں میں بھی دیکھتے ہوئے۔ وہ ایک انٹریا کی فلم تھی وہ ایک دن میں جو زیرِ اعلیٰ بن گیا۔ اُس نے جو ایکشن کیا وہ بھی یہی سمجھ رہے ہے کہ میں بھی ایک دن میں ٹھیک کر سکتا ہوں۔ وہ تو ایک فلم ہے۔ وہ تو صرف سکرین پر ایک چیز آتی ہے۔ وہ practically اس طرح نہیں ہوتا ہے جس طرح آپ لوگ کہتے ہیں۔ ایک گھر کو ایک انسان ایک گھنٹے میں ٹھیک نہیں کر سکتا ہے۔ تو ملک کا ایک سسٹم ہوتا ہے۔ تو میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ یہ جو توجہ دلاو نوں ہے یا پھر کوئی قرارداد آتی ہے یا کوئی چیزیں آتیں ہیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ مل کر کوئی کرپشن، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم لوگ یہ ہیں۔ آپ ہمیں ان کی نشاندہی کریں۔ میں آپ کو حقیقت کہتا ہوں نوازا دہ صاحب کی طرح۔ ہمارے جتنے بھی بیہاں پر دوست بیٹھے ہوئے ہیں آپ بیہاں پر بتاؤ۔ چلو آپ بیہاں پر نام نہیں بتاؤ آپ باہر آ کر ہمیں بتاؤ ہم اُس پر ایکشن لیں گے کوئی بھی ہو۔ روڈ میں ہو، واٹر سپلائی میں ہو، بلڈنگ میں ہو، ہسپتال میں ہو، کالج میں ہوں، کہیں بھی اگر کرپشن ہوتی ہے انشاء اللہ ہم کنٹرول کر لیں گے۔ ایک چیز اسپیکر صاحب! مانی پڑے گی کہ میں خود حقیقتاً حلفیہ کہتا ہوں یہ میں نہیں کہتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کا حصہ ہوں۔ میں حقیقت کہتا ہوں آپ خود آپ 2002ء میں بھی رہے ہو۔ یا س بجٹ کا، پہلے بجٹ کا نہیں جو آپ آئے تھے۔ اور آپ کیسٹر نیکر بنئے۔ پانچ یا چھ مہینے کے لئے آپ چیف منسٹر بنئے۔ لیکن اُس وقت آپ کے پاس بھی ٹائم نہیں تھا۔ پانچ مہینے ایسے ہوتے ہیں جس طرح پانچ دن گزر گئے۔ ایک بجٹ بناؤ وہ آپ کو پتہ ہے وہ پچھلا بجٹ ہائی کورٹ میں چلتا، ہو کر، کچھ کام لیعنی دس فیصد بھی نہیں ہوا ہے۔ لیکن یہ جو بھی 20-2019ء کا جو بجٹ بنایا۔ میں آپ کو حلفیہ کہتا ہوں پچاسی فیصد ہمارے releases بھی ہوئے ہیں۔ کام جتنے بھی ہوئے ہیں سارے tendering بھی ہوئے ہیں۔ اتنے کام ہو رہے ہیں کہ میں حقیقت میں کہتا ہوں۔ یہ میں حلفیہ آپ کو کہتا ہوں آپ بتا دیں ان کے اپنے بھی تجویز کنندہ

اسکیمات ہیں جو اس پر بھی کام جاری ہے وہ بھی ہورہے ہیں۔ ہسپتال ہیں، اسکولز ہیں، کالجز ہیں، والٹریسپلائی، روڈز ہیں۔ آپ دیکھ لو سب پر کام ہو رہا ہے۔ اور یہ ان کے سامنے رکھیں گے کہ کتنا بجٹ خرچ ہوا ہے۔ اور وہ بجٹ جو ہے آپ ایک مہینے کے بعد میں کہتا ہوں ابھی بھی ہم کام شروع کر رہے ہیں نئے بجٹ کیلئے۔ یہاں پر بڑے بڑے ڈیمز آگئے۔ hundred Dams۔ بڑے ڈیمز 35، 40 ارب کے ڈیمز بن رہے ہیں بلوچستان کی آبادی کے لیے۔ اگر پلچر میں ہو رہی ہے۔ لا یو اسٹاک میں ہو رہے ہیں۔ پلک ہیلتھ میں ہو رہے ہیں۔ ایجوکیشن میں ہو رہے ہیں۔ تو یہ چیزیں تو ماننی پڑے گی۔ اگر نہیں اس کے لیے پورے ایک ڈاکومنٹری بنائیں گے۔ آپ کے سامنے ادھر کہتے ہو ادھر اسمبلی میں پیش کریں گے۔ جام صاحب خود بیٹھا رہتا ہے۔ ابھی یہ نہیں کہ جام صاحب کی میں صفت کرونا گا کہ یہ ہے۔ حقیقت میں وہ خود رات کو ہم تقریباً دو بجے تک رات ڈیڑھ بجے تک سلیم کھوسے صاحب بیٹھے ہوئے تھے، ہم سارے ممبرز بیٹھے ہوئے تھے کہ رونا وائزس پر discussion چل رہی تھی کہ ہم نے ایران سے ان لوگوں کو کس طرح سکریننگ، کس طرح انکو آئیسو لیشن وارڈ میں رکھنا ہے۔ کیا طریقہ ہے۔ صرف دو مریض آئے ہیں پورے پاکستان میں مطلب ایک زنزلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ امریکہ میں پانچ مریض ان سے مر گئے۔ اٹلی میں 11 مر گئے۔ ابھی اگر آپ کہتے ہو تو سب سے ابھی بھی پاکستان میں ابھی تک کوئی اس طرح کا واقعہ نہیں ہوا کہ کوئی مر گیا ہو۔ ایران میں وہ کوشاہر، قم، شہر وہاں تقریباً سارے مریضوں سے بھرا ہوا ہے۔ ابھی ان چیزوں پر سوچ لو کہ اس پر ہم نے کیا کرنا ہے۔ اپنے لوگوں کو کیسے تحفظ دے سکتے ہیں اس مرض سے اس وائزس سے۔ جو ایک بہت خطرناک وائزس ہے۔ جو دنیا اس کو کثروں نہیں کر سکی ہے ابھی تک۔ اور یہ بھی ہے کہ وہ اتنا خطرناک ہے نہیں۔ اگر اسکی پہلے ہی ٹیسٹنگ، اسکریننگ ہو جائے۔ وہ اٹھانوے فیصد مریض جو ہیں وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ فیصد یہ ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ لیکن اُس کا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ ہم اپوزیشن کے بھائیوں سے request کرتے ہیں آپ ساتھ دے دیں کہ ابھی ہم نے ایران کے بارڈر پر کیا کرنا ہے۔ افغانستان بارڈر پر کیا کرنا ہے۔ سندھ کو بھی دیکھنا ہے۔ پنجاب کو بھی دیکھنا ہے۔ دو مریض صرف آئے ہیں۔ اور اس کے لئے کیا طریقہ کار؟۔ کینس تو صرف اللہ شفاذیں ہمارے مریضوں کو۔ اسد صاحب حقیقت میں بہت محنت خود کر رہے ہیں۔ ہمارا ایک سینئر منسٹر ہے۔ سینئر سیاستدان ہے۔ ایسی چیز نہیں ہے کہ حقیقت میں ہم نے دیکھا بھی نہیں۔ ایسی باتیں ہم کہتے ہیں دوسرے کو۔ ہم آپس میں بھی discuss کرتے ہیں کہ بھی ایجوکیشن اور ہیلتھ کو کس طرح ٹھیک کرنا ہے۔ تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ اپوزیشن کے بھائی ہے۔ بھائی ٹھیک ہے بھی ہم میں نرمی آتی ہے۔ بھی غصہ آتا ہے۔ آپ بہتر طریقے سے جانتے ہو۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ زمرک خان۔ جی والجہ دنیش کمار۔

**جناب دنیش کمار:** جناب اسپیکر! آج 27 فروری کا دن ہے۔ یہ پاکستان کے دفاع کے لیے ایک بہت بڑا دن ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے شاہینوں نے جو بہادری کی تاریخ رقم کی ہے۔ اور ہمارے شاہینوں نے جو اپنے سے پانچ گناہ بڑے دشمن کو خاک چانے پر مجبور کیا اور ہمارے شاہینوں نے جوابی لندن کو پاکستان کی مٹی چانے پر مجبور کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے میں اپنے شاہینوں کو خراج عقیدت پیش کروں اور بلوچستان اسمبلی سے یہ آواز جائے کہ ہم اپنے شاہینوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اور ہم دشمن کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ اگر بزدل دشمن نے ہمارے اوپر کوئی اس طرح کی کارروائی کی تو 27 فروری کی تاریخ وہ ہمیشہ درہائی جائے گی۔ اور ہماری بڑی فوج میں کہتا ہوں ہمارے شیر ہیں۔ اگر وہ آئے تو ان کو اس طرح سے نکالیں گے جیسے شیر گیدڑوں کو نکال لیتا ہے۔ میں تمام دوستوں سے، میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے کہتا ہے کہ تمام کارروائی رُوک کر اس چیز پر اور ہمارے پاک فضائیہ کے شاہینوں کو خراج عقیدت پیش کریں اور تاکہ پوری دنیا میں پیغام جا سکے کہ ہم بلوچستان کے لوگ اپنی بڑی فوج، اپنی پاک فضائیہ اور بھری فوج کے ساتھ ہیں۔ اور میں بھی شاہین ہوں آپ بھی شاہین ہیں، سب شاہین ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** واقعی بہت بڑا دن ہے۔ لیکن یہ ہے کہ آپ اسکے لئے آپ تحریک لاتے تو بہت اچھا ہوتا۔ بہر حال تمام غیر پارلیمانی الفاظ حذف کئے جاتے ہیں جو اس دوران ہوئیں۔ اب کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ نہیں بس کریں ہو گیا۔ کینسر بہت آگے چلا گیا۔ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ سردار صاحب مہربانی کر کے بیٹھ کر بات نہیں کریں۔ thank you

**جناب اسپیکر:** نہیں بس کریں ہو گیا۔ کینسر بہت آگے چلا گیا ہے۔ جی رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

**جناب عبدالحمید سیلاچی (اسپیشل سیکرٹری):** میر عرخان جمالی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی زمرک خان! آپ بیٹھ جائیں آپ کی رخصت منظور ہو رہی ہے۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب نصراللہ خان زیرے صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** ملک نعیم بازی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**غیر سرکاری کارروائی۔** جناب شاء اللہ بلوچ، میر حمل کلمتی صاحب، جناب اختر حسین لاغو صاحب ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک رکن اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 37 پیش کریں۔

**میر حمل کلمتی:** ہرگاہ کہ بلوچستان میں انسانی وسائل کی بدترین صورتحال کو دیکھتے ہوئے صوبے کے ہر یوینین کو نسل میں اعلیٰ ٹیکنیکل كالجز کے قیام اور انکے لیئے پالیسی مرتب کرنے اور فنڈ رخصص کرنے کی اش�장رورت ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبے کے ہر یوینین کو نسل کی سطح پر ٹیکنیکل كالج، اسکے قیام کے ساتھ فنڈ رخصص کرنے کو یقینی بنائے۔ تاکہ عوام میں پائی جانے والی احساس محرومی اور بے چینی کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

**جناب اپیکر:** مشترکہ قرارداد نمبر 37 پیش ہوئی۔ محکین میں سے کوئی ایک اسکی admissibility پر بات کریں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب اپیکر۔ میں اس تحریک سے پہلے تھوڑی سی توجہ آپکی اس جانب دلانا چاہونگا کہ ایران کے سرحد پر قفتان کے area میں بلوچستان سے بالخصوص پاکستان سے بھی کافی لوگ ہیں۔ لیکن بلوچستان کے کچھ علاقوں جن میں میرا علاقہ ہے ضلع خاران، چاغی، نوٹھی even اور علاقوں کے لوگ وہاں پر پہنچنے ہوئے ہیں۔ اور انکو quarantine کرنے کا یا انکے لیئے کوئی فروٹ کا، خوراک کا بندوبست نہیں ہے۔ انہوں نے کل ویڈیو پیغام کے ذریعے مجھے request کی، سب سے کیئے۔ حکومتی ارکین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ ایران بارڈر کی ایرانی حکومت کے ساتھ میں نے خود بھی رابطہ کیا through کو نسل جzel۔ اور میں نے صوبائی حکومت کے جو سیکرٹری صاحبان ہیں ان سے بھی گزارش کی۔ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ تکلیف کر کے اس اہم مسئلے کی طرف توجہ آپ اپنی مبذول کریں۔ اور کم از کم جو لوگ وہاں پر ہیں اگر انکو آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ دس، پندرہ دن ابھی پورے ہو گئے۔ انکو آنے کی اجازت دیں باعزت طریقے سے۔

اگر نہیں ہے تو انکے خوراک کا بندوبست کریں۔ انکو تسلی دیں۔ انکا تھوڑا اسلامیتاد بحال کریں۔ کیونکہ جو لوگ وہاں پر ہیں انکی شکایت یہ ہے کہ انکو پینے کا پانی کھانے کیلئے خوراک اور رہنے کیلئے جگہ میسر نہیں ہے۔ جو ایران

کے بارڈر کے اس طرف ہے۔ صوبائی حکومت تکلیف کر کے انکو priority پر کم از کم take up کر لیں۔ اگر وہ possible ہے تو انہوں نے کی اجازت بھی دی جائے۔ پھر میں تحریک پر آؤں گا جناب۔

**جناب اپیکر:** جی شکریہ۔ میرے خیال میں ملک صاحب بات کر لیں۔

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جس طرح ثناء صاحب نے فرمایا۔ بلکل اسی طرح کی پوزیشن ہے۔ کوئی کے لوگ ہیں خاص کر ہمارے حقوق کے لوگ ایران میں تجارت بھی کرتے ہیں۔ وہاں سے اپنا کام کر کے واپس آ رہے تھے۔ کافی عرصے سے وہ وہاں بند ہیں۔ نہ پینے کے پانی کا کوئی انتظام ہے نہ کھانے کا کوئی انتظام ہے۔ وہاں گرمی بھی زیاد ہے۔ نہ کوئی اور انکی ضروریات کی چیزیں نہیں ہیں۔ تو میری گزارش یہی ہے کہ انکی حفاظت کی جائے اور انکی جو ضروریات ہیں وہ بھی مہیا کیئے جائیں۔ اور گرمی کے آتے ہی جوانگی پریشانیاں ہیں انکو بھی دور کیا جائے۔ ویسے اگر انکو چیک کیا جائے۔ اسکیتگ کے بعد انکو اپنے گھروں کو جانے چھوڑ جائے۔ شکریہ۔

**جناب اپیکر:** جی شکریہ۔ جی سردار صاحب۔

**وزیر خوارک و بہود آبادی:** یہ جو کردن والی issue ہے یہ پوری دنیا کا issue بن گیا ہے۔ ایک خوف پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اب ہم آتے ہیں گورنمنٹ آف پاکستان اور گورنمنٹ آف بلوچستان پر۔ تو one day سے جیسے یہ سلسلہ شروع ہوا ایران میں تو ہمارے M.C. صاحب نے immediately Prime Minister سے رابط کیا۔ ہم ملکوں ہیں وفاقی حکومت کے کہ وہ سو فیصد ہمارے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ انکو بھی احساس ہے اس صوبے کا اور اس صوبے کے عوام کا۔ اب جیسے میرے فاضل دوست نے کہا کہ پانچ ہزار، ساڑھے پانچ ہزار آدمی آپ سمجھیں کہ اس وقت وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایران بھی ادھر بلاک کیا ہوا ہے۔ ہم نے بھی اپنی سرحدیں بند کر دیئے ہیں۔ کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک مہینہ پہلے والا اور چودہ دن والا کراچی کا جو ایک سلسلہ ہوا ہے۔ اس میں ہم نے، ہماری حکومت نے کیا اقدام کیئے ہیں اس کیلئے میں تھوڑی سی دو منٹ لوگا۔ ایسا ہے کہ پہلے پہلے تو ہمارے قائد نے اس علاقے کا دورہ تفصیلی دورہ کیا رکوڈ کے لیکر، سینڈک سے لیکر اور تفتان بارڈر تک ان چیزوں کو۔ دوسرے لیوں پر پھر ہمارے وزیر داخلہ تشریف لے گئے۔ اسی چیز کیلئے کہ کیا انتظامات ہونے چاہیے۔ کیا سلسلہ ہے۔ اس کے بعد وفاقی حکومت کا جو ایڈوکیٹ مرزا صاحب۔ اس کے ساتھ ہم نے تفصیلی میٹنگ کی ہے۔ یہ وائرس ایسا ہے کہ تین گز تک اس کا اثر ہوتا ہے۔ سانس کے ذریعے شفت ہوتا ہے۔ تو زیادہ تر ہاٹھوں کو۔ تو پھر ہاتھ جہاں touch کرتے جائیں گے تو وہ پھیلتا ہے۔ تو اس طریقہ کا وائرس ہے۔ یہ پوری دنیا میں اس

کا ابھی تک اینٹی وائرس دریافت نہیں ہوا۔ تو تفتان پر serious كل ہمارے قائد نے، C.M. نے میٹنگ کی وفاتی وزیر کے ساتھ۔ اسکے بعد جیسے ہمارے زمرک خان صاحب نے فرمایا کہ رات دو، ڈیڑھ بجے تک میر صاحب وغیرہ بیٹھے رہے full fledged ہم میں سے۔ اب پھر ہم پیپرا کی طرف آئیں گے کہ شاید کسی اسٹیچ پر یہ C.M. صاحب نے واضح احکامات دیئے ہیں کہ ہر چیز کو روک لو۔ ہمیں بلوچستان کے لوگوں کی زندگی کا تحفظ کرنا ہے۔ اس میں immediately پی ڈی ایم اے اور سیکرٹری ہیلتھ کوختی سے کہا گیا اور چیف سیکرٹری کو کہ چوبیس گھنٹوں کے اندر، اڑتا لیس گھنٹوں کے اندر پاکستان ہاؤس کو convert کر دو ایک ہسپتال تو نہیں۔ ہسپتال اگر آپ اسکو کہیں گے تو وہ ایک ایسا سلسلہ بن جاتا ہے کہ وہ پھر مریض والا ذہن بن جاتا ہے۔ اس میں اسکینگ ہوگی۔ اور قرنطینہ ٹائپ کا وہ بنے گا۔ اس پر کام آج سے شروع ہو گیا ہے۔ ایم جنسی میں انہوں نے وہیں پر بیٹھے بیٹھے لا ہور، کراچی جو ہمارے PDMA کا انچارج ہے زرکون صاحب۔ اس نے رابطہ کیا یہاں پر بھی ہم اس پاکستان ہاؤس کے ہاڑکو ایک isolated شکل دے رہے ہیں۔ فاہر فوری طور پر نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ بیٹھن لگا کر کے تاکہ اس کو ایک شکل بنا دیں isolation کا۔ تو ہم serious اسکو پھر۔ اب پانچ ہزار آدمی اگر آگئے۔ اسکو آپ تھر میٹر کا یہ لگا کر immediately آپ تھر میٹر کا یہ لگا کر negative, positive declared میں گے تو ان میں ممکن ہے کسی میں ہوں اور کسی میں نہ ہوں۔ ہم سب کو isolate وہاں پر نہیں کر سکتے۔ اگر پانچ ہزار آدمیوں کو ایک وقت میں آپ isolate کر دیں تو ہم اس کیلئے طریقہ کارٹے کیا ہے۔ انشاء اللہ آج وفاتی وزیر ہمارے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر جائزہ لے رہے ہیں۔ اس کے بعد direct وہاں سے کوئی touch کر کے چن کے لیئے جا رہے ہیں۔ انکا شیدول ہے۔ چن میں جا کر بارڈر ہے کیونکہ افغانستان کے ساتھ۔ وہ ہم first phase میں انکی پوابست کو مضبوط کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ immediately اچھے اسٹینڈرڈ کے وہاں پر اسکی انویسٹی گیشن جو بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو دلبند یعنی کا ہسپتال ہے جو اچھے ہسپتالوں میں اس وقت شمار ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس کو یورونی امداد سے بنایا گیا ہے اور اس میں بہت ساری چیزیں دستیاب ہیں۔ اس کو بھی ہم نے کل declared first phase میں تفتان۔ چونکہ اتنا مبارکہ ہے کوئی تک سفر میں کئی جگہوں پر رکنا پڑتا ہے کہیں نماز کر دیا ہے کہ لئے کہیں چائے پینے کے لئے تو وہ دلبند یعنی کوئی بھی ہم انشاء اللہ ہم نے بلکہ کر دیا ہے پڑھنے کے لئے کہیں چائے پینے کے لئے تو وہ دلبند یعنی کوئی بھی ہم انشاء اللہ immediately ہم نے کوہ first phase میں اُدھر پھر ہم ہیلی سروں اور یہ وہ سارے کریں گے۔ تو اس میں جیسے دوستوں کو احساس ہے ہمیں بھی وہی احساس ہے۔ ہمیں اس عوام سے پیار ہے۔ یہاں کے لوگوں سے پیار ہے۔ انکے تحفظ کیلئے ہم ہر حد تک جانے کو تیار ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم کر رہے ہیں۔ اگر کہیں پر بھی انکی رہنمائی کی ضرورت پڑی تو ہم انکی

رہنمائی کیلئے آئیں گے۔

**جواب اسپیکر:** جی وہاں پر کھانے پینے کی سہولت نہیں ہے۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** میں یقین دھانی کرتا ہوں کہ وہ سارا بندوبست کر دیں گے۔ چاہے آپ C.M سیکرٹریٹ میں ایک آفیسر کو پابند کر دیا جو صرف اور صرف اس کیلئے سیکرٹری ہیئتہ نام کام چھوڑ کر PDMA کو توجہ دیگا۔ کھانے پینے، میڈی یعنی۔ اگر کوئی مریض آ جاتا ہے۔ اور انکو ہم نے لانا ہے۔ ہماری liability ہے وہ۔ تو انکا طریقہ کارہم طے کر رہے ہیں کہ کوئی C-130 کی فلائنٹ کے ذریعے جو باہر کے لوگ ہیں انہوں نے دیں۔ اور وہاں پرانگی اسکینگ ہو وہ سلسلہ ہے۔ We are on board۔ انشاء اللہ آپ کو اچھا رزلاٹ ملے گا۔

**جواب اسپیکر:** جی شکریہ۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** اب اگر تھوڑا امبران اسمبلی کو گن لیں۔  
(اس مرحلہ میں کورم کی نشاندہی کی گئی)۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** جناب میرے خیال سے کورم کی تعداد تھوڑی سی کم ہو گئی ہے۔

**جواب اسپیکر:** آپ گورنمنٹ ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ کورم کو پورا کریں۔ کورم کی نشاندہی نہیں کرنی چاہیے۔ جی گن لیں۔ آپ میرا سد صاحب! کیبینٹ کو سمجھائیں کہ وہ کورم کو پورا کریں نشاندہی نہیں کریں۔ سینئر بندے ہیں آپ۔ ہاں! کورم پورا نہیں ہے۔ جی عین اللہ مشمس صاحب ہمارے بہت محترم ہیں ہم ان کو ہاؤس کی طرف سے ولیم کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ کیبینٹ کے سینئر بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھتے ہیں۔ یہ بیٹھ کر باتیں نہیں کریں۔ جی اسد بلوچ صاحب۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ ایک منٹ اسد اللہ بلوچ صاحب۔ نہیں اجلاس چلاتا تو نہیں سکتے۔ لیکن یہ ہے کہ آپ اپنے ٹریزیری پیپرخیز میں دیکھ لیں۔ میرے خیال میں آپ کو کچھ نظر نہیں آیا۔ اور بات یہ ہے کہ کورم پورا کرنا گورنمنٹ کا کام ہے۔ اور خود ٹھیک جان جمالی صاحب نے کورم کی نشاندہی کی۔ اب سردار کھیتراں صاحب نے کیا۔ اب اس پربات تو نہیں ہو سکتی۔ اب کورم پورا کریں۔ وہ ہم نے ولیم کر دیا پورا کر دیا ہاؤس کی طرف سے۔ جی شکریہ ملک صاحب۔۔۔ (مداخلت)۔ جی آپ بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے۔ غیر رسی اجلاس جاری ہے تو بھی اسپیکر بیٹھا ہوا ہے نا۔ ہاں یہ ہوتا ہے معز زار اکین اسمبلی کی پہچان۔ جی ہم مشکور ہیں آپ دونوں کی۔ جی اسد صاحب بڑی تعریفیں ہو رہی ہیں آپ کی۔ جی اسد صاحب آدھے گھنٹے کا وقت دیتے ہیں کہ کورم پورا کیا۔ جی ملک صاحب۔

**قادح زب اخلاف:** جناب اسپیکر! اگر ادھر سے کچھ ممبر ان آگئے تو کورم چلے گا۔ نہیں تو پھر جیسے جناب حکم کر لیں۔

**جناب اسپیکر:** ابھی کورم پورا نہیں ہے۔ جی ابھی تک اسمبلی کا کورم پورا نہیں ہے۔ کیا فائدہ۔ ریکارڈ میں نہیں آیا گا۔ اب اس کو میرے خیال میں آدھا گھنٹہ پانچ منٹ پہلے دیئے۔ آدھا گھنٹہ دیئے۔ ابھی اس کو ماتوی کرنا ہے۔

### ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. I Justice (R) Amanullah Khan Yasinzai. Governor Balochistan here by order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Thursday the 27th February, 2021.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کلیئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 02:00 گجر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

